بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-15 مدیر-نعیم احمد نیّر- نگران-مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ و انچارج شعبہ تصنیف- ماہ تبلیغ، 1389 ہجری شمسی بمطابق فروری 2010ء شمارہ نمبر 2

قرآن کریم

ترجمہ-''اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (العنکبوت ۷۰)

ہمارا خدا بولتا اور سنتا ہے — ہمبرگ میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

مورخہ ۸ دسمبر کو لوکل امارت ہمبرگ کے تین حلقوں نے مل کر جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔اس جلسہ میں موضوع ''اپنے مذہب میں خدا کا تصور'' تھا۔کرایہ پر حاصل کیئے گئے ہال جس کا تعلق Brakrlla Kultur ev سے تھا، میں شام ۷ بجے سے رات ۹ بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔

اس میں یہودی،عیسائی اور ہندو مذہب کے راہنماؤں نے شرکت کی۔ جماعت کی طرف سے مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب نے اسلام کی نمائندگی کی۔اور لوگوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔اس کے بعد مقررین نے اپنے مذہب سے موضوع کے بارہ میں اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ایک سوال یہ ہوا کہ خدا کی موجودگی کے باوجود دنیا میں اتنی بے چینی کیوں پائی جاتی ہے۔تمام مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کی رو سے اس کا جواب دیا۔اسی طرح عیسائیت میں تین خداؤں کے تصور پر بھی سوال ہوا۔جس کا پادری صاحب خاطر خواہ جواب نہ دے سکے۔بعد میں ضیافت کے موقع پر بھی سوال و جواب ہوتے رہے۔اسلامی تصور کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے جو بولتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے، کے بارہ میں وضاحت سن کر حاضرین کو کافی تعجّب ہوا۔پروگرام اندازاً دو گھنٹہ تک جاری رہا۔حاضرین نے خواہش ظاہر کی کہ اس طرح کے پروگرام ہوتے رہنے چاہئیں۔

اس پروگرام میں کل حاضری ۴۷ رہی جس میں ۱۵ مہمان شامل ہیں۔

(رپورٹ-حبیب احمد عمر،سیکرٹری تبلیغ)

جماعت ہائے احمدیہ جرمنی میں منعقدہ تقریبات کی چیدہ چیدہ خبریں

لوکل امارت Groß Gerau: میں مورخہ ۹ دسمبر کو ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد ہوا۔جس میں ۴۳ جرمن شامل ہوئے۔تلاوت قرآن کریم سے پروگرام شروع کیا گیا۔اس کے بعد سب کو پروگرام کا مقصد بتایا اور سوالوں کے جوابات دیئے۔تین گھنٹہ تک یہ پروگرام جاری رہا۔مہمانوں نے ،مہمانوں کی کتاب میں اپنے تاثرات بھی لکھے۔

ہمبرگ میں مورخہ ۱۰ دسمبر کو ایک تبلیغی میٹنگ میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب نے ۲۶ افراد کو جماعت اور اسلام کا تعارف کروایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

(Rüdesheim) حلقہ روڈس ہائم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آلٹن ہائم میں وقار عمل کرنے کی توفیق ملی اس وقار عمل کا آغاز 16.12.09 کو نماز فجر اور اجتماعی دعا اور ناشتے کے بعد صبح نو بجے ہوا۔جب احباب صفائی کر رہے تھے تو (Bürgermeister) میئر کا کسی کام سے وہاں سے گزر ہوا۔وہ ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور حال احوال پوچھا کہ کتنے افراد یہاں کام کر رہے ہیں۔پھر ملک محمد شفیق صاحب کو اندر لے گئے اور وہاں موجود افراد سے ان کا اور جماعت کا تعارف کروایا اور بتایا کہ پچھلے 13 سالوں سے یہ یہاں وقار عمل کر رہے ہیں۔ اس سے تمام حاضرین بہت متاثر ہوئے اور انھوں نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا-یہ وقار عمل 12.30 بجے تک جاری رہا Rüdesheim شہر کے ایک اخبار نے تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔اس پروگرام میں 25 خدام انصار اور اطفال نے حصہ لیا۔

جماعت Bremen: کے احباب نے مورخہ ۲۲ دسمبر کو آلٹن ہائیم کا دورہ کیا اس موقع پر ۶۰ افراد کو جماعت کا تعارف کروایا۔

جماعت Neuess: کے احباب نے مورخہ ۲۴ دسمبر کو آلٹن ہائیم اور ہسپتال کا دورہ

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

حدیث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَنۡزِلُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوۡلَدُ لَہٗ.

(مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ جلد نمبر 3 صفحہ 49 ناشر مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ترجمہ:حضرت عیسیٰ علیہ السلام دُنیا میں تشریف لائیں گے وہ شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ مر کر انسان بالکل گُم ہو جاتا ہے،نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نِکل کر انسان دوسری کوٹھری میں چلا جاتا ہے۔اس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ خواب بھی گویا ہمشیرہء موت ہے۔خواب میں بھی ایک قسم کا قبض رُوح ہی ہوتا ہے۔....ہاں یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو نا تمام اور ادھورا پاتا ہے۔اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے.....جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا''۔

(ملفوظات جلد ۸،ص ۴۶،۴۸،۴۹)

ذبح عظیم کون تھا — حلقہ مائینز میں عید ملن پارٹی کا اہتمام

حلقہ مائینز کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 02.12.09 کو عید ملن پارٹی کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کے لیئے تقریباً دو ماہ قبل تیاری شروع کی گئی جس میں دعوت نامے تیار کرائے گئے اور ان کی تقسیم کے لیئے انصار خدام اطفال لجنہ اماءاللہ اور ناصرات نے مدد کی -پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم صادق محمد طاہر صاحب نے کی اسکا جرمن ترجمہ عزیزم عدیل اسلم نے کیا اس کے بعد ناصرات نے خوش الحانی سے جرمن میں ترانہ پیش کیا جس کو مہمانوں نے بہت پسند کیا۔اس کے بعد مکرم محمد منور عابد صاحب نے عید الاضحیٰ کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا اور ساتھ ساتھ انھوں نے موڈریٹر کے بھی فرائض سرانجام دیئے اور مضمون کے بعد مہمانوں کو سوالات کی دعوت دی گئی۔

سوالات میں میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

آج کے پروگرام میں عورتوں کو الگ کیوں بٹھایا گیا ہے۔

ذبح عظیم کون تھا؟ حضرت اسماعیلؑ کیسے ذبح عظیم ہوئے ،حضرت اسحٰقؑ کا یہ مقام تھا۔آپ قرآن کو خدا کا کلام کیسے ثابت کر سکتے ہیں۔مکرم و محترم مولانا مبارک احمد صاحب تنویر نے سوالات کے جوابات دیئے۔اس موقع پر مکرم لوکل امیر صاحب بھی موجود رہے ۔پروگرام مہمانوں نے بہت پسند کیا اور پھر مہمانوں کو جو کھانا پیش کیا گیا وہ بھی مہمانوں نے پسند کیا۔اس پروگرام میں تقریباً 20 مہمان شامل ہوئے

(رپورٹ-سیکرٹری تبلیغ)

’’کیا دیکھتے ہو محمود کا ہاتھ ہے بیعت کرو۔‘‘

جناب بابو عبدالکریم صاحب مغل پورہ لاہور بیان کرتے ہیں:

’’(تاریخ ٹھیک طور پر یاد نہیں، غالباً خلافتِ اُولیٰ کے آخری آیام تھے) دیکھا ایک بہت بڑا وسیع میدان ہے جس میں ہلکا سا پردہ لگا ہوا ہے جس جگہ پردہ ہے وہ بہت بلند جگہ ہے اور دوسری بہت نیچی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ نچلی جگہ سے دریا زمین چھوڑ گیا ہے میں نچلی جگہ میں کھڑا ہوں یک لخت پردہ کے درمیان سے ایک ہاتھ نچلی جگہ کی طرف نمودار ہوا جو اس قدر روشن ہے کہ اس کی مثال دنیا میں میرے دیکھنے میں نہیں آئی سمجھنے کے لئے بجلی کے کئی واٹ (watt) کا انڈا (Bulb) تصور ہو سکتا ہے مگر وہ روشنی ٹھنڈی فرحت افزا تھی، میں اس روشنی کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں کہ آواز آئی: ’’کیا دیکھتے ہو محمود کا ہاتھ ہے بیعت کرو۔‘‘ میرے دل میں محسوس ہوا کہ یہ حضرت اُمّ المؤمنین کی آواز ہے۔‘‘

(بشارات رحمانیہ جلد 1 صفحہ 291 و 292 از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب)

حضرت مصلح موعودؓ کا عشق قرآن

قرآن مجید سے تعلق اور محبت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’ہم نے صرف قرآن کے لفظوں کو نہیں دیکھا بلکہ ہم خود اس کی محبت کی آگ میں داخل ہوئے اور وہ ہمارے وجود میں داخل ہو گئی۔ ہمارے دلوں نے اس کی گرمی کو محسوس کیا اور لذت حاصل کی۔ ہماری حالت اس شخص کی نہیں جو دیکھتا ہے کہ بادشاہ باغ کے اندر گیا ہے اور وہ باہر کھڑا اس بات کا انتظار کرتا ہے کہ کب بادشاہ باہر نکلے تو میں اس کی دست بوسی کروں بلکہ ہم نے خود بادشاہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور باغ کے اندر داخل ہوئے اور روش روش پھرے اور پھول پھول کو دیکھا.......... خدا تعالیٰ نے ہمیں وہ علوم عطا فرمائے ہیں کہ جن کی روشنی میں ہم نے دیکھ لیا کہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ ایک زندہ رسول ہے۔‘‘

(الفضل 16 اپریل 1924ء)

بقیہ۔ چیدہ چیدہ خبریں

کیا۔ اس موقع پر ۱۹ افراد کو جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا۔

لوکل امارت Darmstadt: کے احباب جماعت نے مورخہ ۲۳ دسمبر کو ہسپتال کا دورہ کیا اور اس موقع پر سب کو پھول دیئے۔

لوکل امارت Hannover: ۷۰ افراد پر مشتمل ایک وفد مسجد میں آیا جسے جماعت کا تعارف کروایا اور ریفریشمنٹ بھی دی۔ اس کے علاوہ یکم جنوری کو شہر میں مثالی وقار عمل بھی کیا۔ جس کی خبر جماعت کے تعارف کے ساتھ اخبار میں بھی شائع ہوئی۔

جماعت Bergisch Gladbach: مورخہ ۱۹ دسمبر کو شہر میں ایک سپیشل تبلیغی سٹال لگایا۔ جس میں ۶۰۰ گلاب کے پھول رکھے۔ اس میں انصار خدام اور اطفال کے علاوہ ایک ننھی منی بچی نے بھی ڈیوٹی دی۔ منفی ۱۴ ٹمپریچر میں بھی کافی رش رہا اور ۳۰۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔ لوگوں نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اس اقدام کو بہت سراہا۔

جماعت Osnabrück: مورخہ ۷ دسمبر کو ایک سکول کی کلاس کے ۱۰ بچے اپنے ٹیچر کے ہمراہ مسجد میں آئے، اسی دن ایک سکول کے ۳۸ بچے مسجد میں آئے۔ اور مورخہ ۹ دسمبر کو بھی ایک سکول کی کلاس کے ۱۰ بچے اپنے ٹیچر کے ہمراہ مسجد میں آئے۔ مکرم جہانزیب شاکر صاحب نے ان سب کو جماعت اور مسجد کا تعارف کروایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

(مرتبہ طارق سہیل اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی)

پیشگوئی

مرسلہ۔ م شاہین

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب سراجِ منیر میں اپنی بعض پیشگوئیوں کو درج کرتے ہوئی پچیسویں پیشگوئی کے بارہ میں لکھتے ہیں

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۰ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ **سبحان اللّٰہ تبارک و تعالیٰ زاد مجدک ینقطع اباء ک و یبدء منک** ۔ ترجمہ۔ پاک ہے وُہ خدا جو مبارک اور بلند ہے۔ تیری بزرگی کو اُس نے زیادہ کیا۔ اَب یُوں ہوگا کہ تیرے باپ دادا کا نام منقطع ہو جائے گا اور اُن کا ذکر مستقل طور پر کوئی نہیں کرے گا۔ اور خُدا تیرے وجود کو تیرے خاندان کی بُنیاد ٹھہرائے گا۔

اِس پیشگوئی میں دو ۲ وعدے ہیں (۱) اوّل یہ کہ خُدا لائق اور اچھّی اولاد اِس خاندان میں پیدا کرے گا۔ اور دوسرے یہ کہ تمام شرف اور مجد کا ابتدا اِس عاجز کو ٹھہرا دیا جائے گا۔ اور وہ پیشگوئی جو ایک مبارک لڑکے کے لیئے کی گئی تھی وہ الہام بھی درحقیقت اسی الہام کا ایک شعبہ ہے۔ اُسوقت نادانوں نے شور مچایا تھا کہ پیشگوئی کے قریب زمانہ میں لڑکا پیدا نہیں ہوا بلکہ لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ تمام شور اس لیئے تھا کہ یہ نادان خیال کرتے تھے کہ پیشگوئی کا بلا فاصلہ پوری ہونا ضروری ہے اور الہامات میں خدا تعالیٰ کی یہ غرض نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر ہزار لڑکی پیدا ہو کر بھی پھر ان صفات کا لڑکا پیدا ہوا تو بھی کہا جائے گا کہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہاں اگر الہام الٰہی میں بلا فاصلہ کا لفظ موجود ہوتا تو تب اس لفظ کی رعایت سے پیشگوئی کا ظہور میں آنا ضروری ہوتا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۴۷)

اعلان ولادت

اخبارِ احمدیہ کے سابقہ کارکن مکرم عاصم شہزاد صاحب کو مؤرخہ 8 ستمبر 2009 کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام عافیہ عاصم تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے، آمین۔

مصلح موعود۔ ایک ماہِ تمام

ارشاد عرشی ملک

تھی خبر جس کی صحائف میں تو وہ محمود تھا
تو وہی مصلح مقدس تھا وہی موعود تھا

جس قدر خبریں مسیحؑ کی آمدِ ثانی کی تھیں
ان سبھی خبروں میں تیرا تذکرہ موجود تھا

سب حدیثوں کی کُتب میں ذکر ہے تیرا لکھا
اس سے ثابت ہے کہ رتبہ تھا ترا بے حد بڑا

تو دعاؤں کا ثمر تھا مہدیِ معہود کی
کس طرح عرشی بیاں تعریف ہو محمود کی

نیم باز آنکھیں تھیں گو نصرت جہاں کے لال کی
پھر بھی رکھتی تھیں خبر ہر چیز کے پاتال کی

حُسن و احساں میں مسیحؑ پاک کی تصویر تھا
دیں کی غیرت میں مگر تو اک کھلی شمشیر تھا

تو کہاں اک فرد تھا، اک عہد تھا اک دور تھا
رخ بدل دیتے ہیں جو دنیا کا، وہ شہ زور تھا

کارنامے تیرے لکھ پاؤں نہیں میرا مقام
ہے قلم میرا شکستہ اور تو ماہِ تمام

میرے پیارے تجھ کو کرتی ہوں عقیدت سے سلام
عجز آڑے آ گیا مجھ میں نہیں تابِ کلام

بقیہ۔ جرمنی کے شب و روز

عدالت جس کا کام ملازمت پیشہ افراد کے بارہ میں فیصلہ جات کرنے کا ہے، نے ایک ریسٹورانٹ کے مالک کو جرمانے کے علاوہ اپنے ملازم کو گیارہ ہزار یورو دینے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں تحریر کیا ہے کہ ریسٹورانٹ کے ملازم کو کُل وقتی ملنے والی تنخواہ 1.32 یورو فی گھنٹہ بنتی ہے جو کہ سراسر ظلم ہے، ناانصافی ہے۔

ٹیکس میں رِعایت

سال 2010ء سے ہوٹل میں رات گزارنے والے مسافروں سے حکومتی ٹیکس 19% کی بجائے 7% فیصد وصول کیا جائے گا۔ اس طرح سے ہوٹلوں میں کام کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد کو جرمن حکومت کی پالیسی کے تحت بے کار ہونے سے بچانا مقصود ہے۔

اسی طرح انکم ٹیکس کی واپسی کے لیئے متعلقہ وکیل کی فیس کو بھی کُل آمد سے منہا کیا جا سکے گا۔

اعلان

شعبہ ضیافت جرمنی غریب ممالک کے لیئے سستے کھانوں اور چٹنی کے نسخہ جات پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کرنا چاہتا ہے۔ ایسے احباب وخواتین جن کے پاس کھانوں کے سستے اور آسان طریق کار، نسخہ جات ہوں، براہ مہربانی شعبہ ھٰذا کو نیچے دیئے گئے پتہ پر خوشخط لکھائی میں ارسال کریں۔

Abteilung Ziafat
BAIT US SABUH
Genferstr.11
60437-Frankfurt am Main

مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ

پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق

سورۃ الجنّ کی آیت ۲۷، ۲۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ از تفسیر صغیر۔ ''غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا۔ سوائے ایسے رسول کے جسکو وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے اور۔۔۔''

ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نشانوں کے ظہور سے اپنی چہرہ نمائی کا ثبوت دیا ہے۔ اِسی سنتِ مستمرہ کے مطابق اِس دور آخرین میں بھی ایک نہایت ہی عظیم الشان پیشگوئی منصّہ شہود میں آئی۔ جسکا تذکرہ ہمیں انبیاء سابقہ کی زبان سے بھی ملتا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آخری زمانے کے مامور کی روحانی سلطنت کے استحکام اور اسکی تکمیل و اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ اسی مامور کی ذریت طیبہ سے ایک بیٹا ''مصلح موعود'' کے مقام عظیم پر فائز فرمائے گا۔

پس منظر

خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر کے اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مہدی موعودؑ کے منصب پر فائز فرمایا۔ اِس پر آپؑ علیہ السلام نے 1885 میں مختلف مذاہب کے لیڈروں کو مخاطب کر کے ایک اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں انگریزی اور اردو میں شائع فرمایا جس میں تحریر فرمایا کہ

''مصنف کو اِس بات کا علم دیا گیا ہے کہ وہ مجددِ وقت ہے اور روحانی طور پر اُس کے کمالات مسیح ابنِ مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت اور مشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل ﷺ اُن بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اُس کے پہلے گزر چکے ہیں۔'' (روحانی خزائن جلد۲، اشتہار سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۱۹)

اِس کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے صداقت انوار کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں مختلف مذاہب کے لیڈران کو نشان نمائی کی دعوت دیتے ہوئے لکھا:

''ہمارے اشتہارات گزشتہ کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے اِس سے پہلے یہ اشتہار دیا تھا کہ جو معزز آریہ صاحب یا پادری صاحب یا کوئی اور صاحب مخالفِ اسلام ہیں اگر ان میں سے کوئی صاحب ایک سال تک قادیان میں ہمارے پاس آ کر ٹھہرے تو درصورت نہ دیکھنے کسی آسمانی نشان کے چوبیس سو روپیہ انعام پانے کا مستحق ہوگا۔ سو ہر چند ہم نے ہندوستان و پنجاب کے پادری صاحبان و آریہ صاحبان کی خدمت میں اِس مضمون کے خط رجسٹری کرا کر بھیجے مگر کوئی صاحب قادیان میں تشریف نہ لائے''۔

(روحانی خزائن، اشتہار صداقتِ انوار، سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۹)

اِس پر قادیان کے آریہ حضرات نے سیدّنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں درخواست کی کہ

''ہم آپ کے ہمسایہ ہونے کے ناطے لنڈن و امریکہ والوں کے مقابلہ میں آسمانی نشان دیکھنے کے زیادہ مستحق و مشتاق ہیں۔ لہٰذا ہمیں کوئی نشان دکھایا جائے۔'' اِس درخواست پر آریہ سماج قادیان کے دس ممبروں کے دستخط موجود تھے۔

(خط از آریہ صاحبان بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۹۲۔۹۴)

اِس درخواست پر اور دیگر تمام مذاہب کے لیڈران کیلئے اللہ کے حضور سے عظیم الشان نشان ملنے کیلئے حضور علیہ السلام نے اللہ کے حضور دعا کی تو آپ کو بتایا گیا: ''تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی''۔

(تاریخِ احمدیّت جلد اوّل صفحہ ۲۷۴)

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ 22 جنوری 1886 کو ہوشیار پور تشریف لے گئے اور دینِ اسلام کو سرخرو اور کامران دیکھنے کیلئے اپنے ربّ سے اُس کی رحمت اور قربت کا نشان مانگنے کی خاطر چالیس روز تنہائی میں چلہ کشی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تضرّعات اور دعاؤں کو شرفِ قبولیّت بخشا اور بعض عظیم الشان انکشافات فرمائے جن کی بنا پر 20 فروری 1886 کو ہوشیار پور میں ہی آپ نے ایک اشتہار لکھا اور اِس اشتہار میں خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر پسرِ موعود کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی شائع فرمائی۔ آپ نے اِس بیٹے کی ولادت کے بارہ میں اشتہار 22 مارچ 1886 میں یہ بھی لکھا:

''ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۳)

پیشگوئی کا خلاصہ اور ظہور

حضرت مسیح موعودؑ نے یہ پیشگوئی 20 فروری 1886 کو شائع فرمائی۔ یہ پیشگوئی نہایت ہی پُر شوکت کلمات پر مشتمل ہے اور اس میں مذکور اخبارِ غیبیہ، پسرِ موعود کی خوبیاں ایسے امور ہیں جو انسانی قدرت سے وراء ہیں۔ یہ پیشگوئی اپنے اندر مصلح موعود کی تفصیلی 52 علامات لئے ہوئے ہے اور اِن علامات کا ظہور اس موعود کے ذریعہ ہونا تھا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ، جو کہ اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ آپ کی پیدائش 12 جنوری 1889 کو ہوئی اور پیدائش کے ساتھ ہی اِن علامات کا ظہور شروع ہو گیا اور پھر یہ علامات آپ کی ذات میں جس کمالِ تام سے پوری ہوئیں وہ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کا مصداق ہے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

''وہ جلد جلد بڑھے گا''

اِس موعود بیٹے کی ایک علامت یہ بھی تھی کہ وہ ''جلد جلد بڑھے گا''۔ اس کے عین مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ غیر معمولی طور پر ہر لحاظ سے جلد جلد بڑھے اور ترقی کی منازل کو اس سرعت سے طے کیا کہ عقلِ سلیم پکار اٹھی ''اِیں سعادت بزورِ بازو نیست''

آپؓ نے خود فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں''

(الموعود ص215)

گو آپ بچپن سے ہی ظاہری صحت کے لحاظ سے کمزور تھے نیز آنکھوں کی مسلسل تکلیف کی وجہ سے مروجہ تعلیم بھی صحیح طور پر مکمل نہ کر سکے۔ مگر آپ نے اس زمانہ میں جو غیر معمولی امور سرانجام دیئے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1906ء میں انجمن تشحیذ الاذہان کی بناء ڈالی اور اس کے تحت نہایت بلند پایہ علمی رسالہ تشحیذ الاذہان جاری فرمایا۔

1910ء میں درس قرآن کا مقدس فریضہ سنبھالا اور اسی سال ہی میں مدرسہ احمدیہ کی نگرانی آپ کے سپرد کی گئی۔

1911ء میں دعوت الیٰ اللہ کے کام کو ترقی دینے کے لئے آپ نے مجلس انصار اللہ کی بنیاد رکھی، جسکا پہلا اجلاس 16 اپریل کو ہوا۔ اس مجلس کی کوششوں سے دعوت الیٰ اللہ کا کام بہت تیز ہو گیا۔

1912ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو لندن بطور مبلغ بھیجا تو مالی خرچ کا بڑا حصہ اسی مجلس انصار اللہ نے ادا کیا۔

1913ء میں اخبار الفضل جاری فرما کر جماعت کی علمی تشنگی کا مداوا کیا۔ (ابتداء میں یہ اخبار ہفت روزہ تھا پھر سہ روزہ ہوا اور پھر 8 مارچ 1935 سے روزنامہ ہو گیا)

جنوری 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی منظوری سے ہندوستان بھر میں دعوت الیٰ اللہ کیلئے ایک تفصیلی سکیم تیار کی۔

19 سال کی عمر میں خلافتِ اولیٰ کے دور میں جلسہ سالانہ پر تقریر کی۔ جسے سنکر حضرت مولوی شیر علیؓ نے کہا ''اُس وقت گویا حضرت مسیح موعودؑ کی روح آپ پر اُتر رہی تھی

باقی صفحہ ۴ پر

مسجد بیت الحبیب میں پروگرام ''اسلام امن کا پیامبر'' کا انعقاد

مورخہ 4 نومبر 2009ء بروز بدھ مسجد بیت الحبیب کیل میں شام چھ بجے پروگرام ''اسلام امن کا پیامبر'' کا انعقاد زیر صدارت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نورالدین چوہدری صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ مکرم نعیم احمد صاحب نے کیا۔ مکرم طارق کمال صاحب نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے ہوئے مہمانوں کا تعارف کروایا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنے افتتاحی خطاب میں ''اسلام میں زکوٰۃ کا نظام'' پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اسے امن عالم کے لیئے ضروری قرار دیا۔ نیز اس نظام سے دنیا میں امیر اور غریب کے فرق کو دُور کیا جا سکتا ہے۔

مہمانوں میں سے پہلی تقریر جناب راجو شرما صاحب نے کی جو پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور لنکِ سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اس ماٹو کو جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کو دیا تھا یعنی ''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں''، بہت سراہا اور کہا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لیئے ہمیں آج ایسے پیغام کی بہت ضرورت ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کے بارہ میں انہوں نے تبصرہ کیا کہ یہ ایسے ہی ضروری ہے جیسا کہ آج کل ہم اس ملک میں امیروں پر دولت ٹیکس بڑھانے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔

آج کی دوسری تقریر جناب ھانس پیٹر بارٹل صاحب ممبر آف پارلیمنٹ نے کی جن کا تعلق سیاسی پارٹی SPD سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لیئے ہمیں مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ تیسری تقریر جناب تھورسٹن دال صاحب جو شہر شلش ویگ کے میئر ہیں، کی تھی۔ آپ نے اس شہر کے احمدی احباب کے ساتھ دیرینہ تعلقات اور اُن کی شہر کے لیئے خدمات کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ ہم سب کو مذہب اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر مل جل کر دنیا میں امن کی کوششیں کرنی چاہئیں۔ اور میرے خیال میں جماعت احمدیہ اس میں بڑا کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس اجلاس کی چوتھی تقریر جناب ہینکن صاحب کی تھی جو پچھلے دس سال سے کام سکھانے کے سنٹر Berufs und Bildungs Zentrum، کے سربراہ چلے آ رہے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں مثالوں سے واضح کیا کہ کس طرح مختلف مذاہب اپنی اپنی حدود میں رہ کر امن عالم کے لیئے ایک دوسرے سے تعاون کر سکتے ہیں۔

اِس پروگرام میں ڈنمارک کے کونسلر صاحب، کالج کے پرنسپل کے علاوہ گورنمنٹ کے مختلف اداروں کے نمائندگان و سیاسی پارٹیوں اور چرچ کے نمائندگان نے شرکت کی۔

کھانے کے بعد مہمانوں کو لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

(رپورٹ۔ ملک حمید نصر اللہ، سیکرٹری امور خارجہ لوکل امارت کیل)

Vol. 15 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 2

National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email:akhbar3@yahoo.com

بقیہ۔ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق

جو یہ اعلان کر رہی تھی کہ یہ میرا موعود بیٹا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کہ میاں صاحب نے ایسے معارفِ قرآنیہ بیان کئے جو میرے لئے بھی جدید ہیں۔ (بحوالہ الفضل ۵ نومبر ۱۹۳۸)

14 مارچ 1914 میں 25 سال کی عمر میں خدا تعالیٰ نے آپ کو مسند خلافت عطاء فرمایا۔ اور یہ باون سالہ دور خلافت برق رفتاری سے فتح وظفر کی منازل طے کرتا رہا اور 52 علامات اور 52 سال کا بھی عجیب خدائی تصرف ہے۔

’’ حُسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا ‘‘

مصلح موعود کی ایک علامت خدا کی طرف سے یہ مقرر ہوئی کہ وہ اوصاف اور خوبیوں میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا مثیل ہوگا۔ یہ علامت بھی آپ کے وجود میں کامل طور پر پوری ہوئی اور وہ بزرگ جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ اور موعود بیٹے دونوں کا زمانہ پایا انہوں نے بھی اسکی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت مولوی شیر علیؓ فرماتے ہیں :

’’ ایک اور واقعہ جسکا میں ۔۔۔۔ ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ حضور (مصلح موعودؓ) کی پہلی تقریر ہے جو حضورؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر کی۔ یہ جلسہ سالانہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفہ المسیح ۔۔۔ حضور کے دائیں طرف سٹیج پر رونق افروز تھے۔ سٹیج کا رخ جانب شمال تھا۔ اس تقریر کے متعلق دو باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ اول عجیب بات یہ تھی کہ اس وقت آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرزِ تقریر حضرت مسیح موعودؑ کی آواز اور طرزِ تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی جو، ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا ہم سے جدا ہوئے تھے یاد تازہ ہوگئی اور سامعین میں سے بہت ایسے بھی تھے جنکی آنکھوں سے حضرت مسیح موعودؑ کی اس آواز کی وجہ سے جو اِن کے پسر موعود کے ہونٹوں سے اس وقت اس طرح پہنچ رہی تھی جس طرح گراموفون سے ایک نظروں سے غائب انسان کی آواز پہنچتی ہے، آنسو جاری ہو گئے اور ان آنسوں بہانے والوں میں ایک خاکسار بھی تھا۔ اگر یہ کہنا درست ہے کہ انسان کی روح دوسرے پر اترتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح آپ پر اتر رہی تھی اور اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ یہ ہے میرا پیارا بیٹا جو مجھے بطور رحمت کے نشان کے دیا گیا تھا جسکی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا‘‘ (الفضل 5 نومبر 1938)

5 اور 6 جنوری 1944 کی درمیانی رات لاہور میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی واقع ٹمپل روڈ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زبان پر خدائی وحی سے جو کلمات جاری ہوئے وہ یوں ہیں وَ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ وَ مَثِیْلُهٗ و خلیفتُهٗ یعنی میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اسکا خلیفہ ہوں۔ اس رؤیا کی تعبیر بھی رؤیا کے اندر ہی حضور کو بتا دی گئی جسکا تذکرہ کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں :

’’ میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس وقت معاً میرے ذہن یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَثِیلُهٗ میں اسکا نظیر ہوں وَ خَلِیفَتُهٗ اور اسکا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو کہ وہ حُسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے اور مطلب یہ کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں، مَیں بھی مسیح موعود ہی ہوں کیونکہ جو کسی کا نظیر ہو اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے لے گا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا ‘‘

(تاریخ احمدیت جلد ۹ ص 495)

اسی طرح ایک اور موقع پر آپؓ نے فرمایا :

’’رؤیا میں میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ وَ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ وَ مَثِیْلُهٗ و خلیفتُهٗ میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی مسیح موعود کا مثیل اور اسکا خلیفہ اور میں نے بتایا کہ خواب میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا مصداق ہوں جو آپ نے ایک موعود کے متعلق فرمائی تھی اور جس کے متعلق بتایا تھا کہ ’’وہ حُسن واحسان میں میرا نظیر ہوگا‘‘۔ اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو مصلح موعود کے متعلق ہے (الموعود صفحہ 197 , 196)

وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا

یہ علامت بھی بڑی شان کے ساتھ آپؓ کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔ 1914 سے لیکر

باقی انشاءاللہ آئندہ

پسر موعود

خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور مظہر الحق والعلاء ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۶ مطبوعہ ۱۹۰۲)

جرمنی کے شب و روز

ترجمہ وتلخیص، محمد یونس بلوچ

مدار ہائے زندگی

ایک حکومتی سروے کے مطابق جرمنی بھر میں ہر گیارھواں شہری حکومت کی طرف سے مختلف مدّات میں دی گئی امداد سے اپنی زندگی گزار رہا ہے۔ امداد وصول کرنے والوں کی کل تعداد 7.6 ملین ہے۔

جرمنی کا اقتصادی نظام

موجودہ دور میں جہاں دنیا بھر میں اکثر کمپنیاں اقتصادی بحران کی نذر ہوگئی ہیں، جرمنی میں صورت حال بہتر ہے اور صنعتی اداروں کی اکثریت ترقی میں رواں دواں ہے۔ ماہرین کے مطابق سال 2010ء میں جرمن اقتصادیات کی ترقی کی شرح 1.2 ہوگی۔

چندہ پر ٹیکس کی رِعایت

جرمن چانسلر محترمہ انجلا میرکل صاحبہ نے Haiti ہیٹی میں آنے والے حالیہ زلزلہ کے لیئے عوام سے بڑھ چڑھ کر مدد کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس طرح کا ادا کیا گیا چندہ ٹیکس کلیم میں آمد سے بغیر کسی بیوروکریسی کے منہا کیا جا سکے گا۔ جس کے لیئے کسی بھی رفاحی ادارے کی اس نام کی رسید یا بینک میں جمع کروانے کی رسید کو ہی کافی ثبوت سمجھا جائے گا۔

مریضوں پر مزید بوجھ

جرمنی کے لاکھوں لوگ جو لازمی ہیلتھ انشورنس میں شامل ہیں سال 2010ء سے ماہانہ 8 یورو ہیلتھ انشورنس کمپنی کو ادا کریں گے۔ تا اس مد میں خسارے کے بجٹ کو پورا کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ گذشتہ تین سال سے جرمنی بھر میں سہ ماہی دس یورو ڈاکٹر کو دکھانے کی صورت میں کلینک میں ادا کرنے لازمی ہیں۔ ادویات کے لیئے ادائیگی بھی خود ہی کرنی ہوگی سوائے انٹی بائیوٹک کے، جس کا ایک حصہ خود ادا کرنا ہوگا باقی انشورنس دے گی۔

غریب کا بچّہ غریب

بچوں کی بہبود کے لیئے جرمن حکومت نے سال 2010 سے بچوں کے فلاحی فنڈ (Kinder Geld) میں بیس یورو کا اضافہ کر دیا ہے۔ مگر جن بچوں کے والدین کی آمد محدود ہے یا وہ بیکار ہیں اور سوشل نظام سے مدد لیتے ہیں، اُن کے الاؤنس سے یہ رقم منہا کر لی جائے گی۔ گویا غریب کا بچّہ غریب ہی رہے گا۔

آم کے آم گٹھلیوں کے دام

امریکن دباؤ پر جرمن حکومت بھی اب اپنے ہوائی اڈوں پر مسافروں کے جسم کی جانچ پڑتال کے لیئے ’’نیکڈ سکینر‘‘ نصب کرے گی۔ اس مشین کی سکرین پر مسافر کا جسم تیس سیکنڈ میں سکین ہو جائے گا۔ دنیا بھر کے ہوائی اڈوں پر اس مشین کو نصب کرنے کا امریکن دباؤ بظاہر مسافروں کی حفاظت کے لیئے ہے۔ لیکن اس کا مالی فائدہ صرف ایک رجسٹرڈ امریکن کمپنی کو ہوگا، جس کے علاوہ کسی اور کمپنی کو یہ مشین بنانے کا حق نہیں۔ اور مالی بوجھ آخر کار مسافروں پر پڑے گا۔

عوامی کار

Volks Wagen فوکس واگن کار بنانے والی جرمن کمپنی سال 2009ء میں باوجود عالمی اقتصادی بحران کے، دنیا بھر میں کاروں کی فروخت میں اوّل نمبر پر رہی۔ اس کمپنی کی ملکیت میں فاکس ویگن کے علاوہ آوڈی، سکوڈا، سیاٹ، بینٹلے، بوگاٹی، اور لیموجینی بھی شامل ہیں۔ کمپنی نے سب سے زیادہ کاریں چین میں اور پھر جرمنی میں فروخت کیں۔

جرمن شہریوں کی امریکہ میں پناہ

جرمنی جو دنیا بھر میں سیاسی پناہ دینے میں صف اوّل پر ہے اب اس کے اپنے باشندے دوسرے ملک میں پناہ لینے کے لیئے مجبور ہو گئے ہیں۔ ایک جرمن خاندان Romeike نے جن کا تعلق صوبہ بادن ورٹم برگ کے شہر Bissingen سے ہے، امریکہ کے شہر Memphis میں پناہ کی درخواست دی جو جج صاحب نے قبول کر لی۔ خاندان کے بیان کے مطابق جرمنی میں سکول کا نصاب عیسائیت کے ایونگلش Evanglisch فرقہ کی بنیادی تعلیم کی روح کے منافی اور مذہبی تشدد کے مترادف ہے اس لیئے انہوں نے بچوں کو گھر میں تعلیم دینے کا فیصلہ کیا مگر جرمن قانون کے مطابق وہ گھر پر تعلیم نہیں دلوا سکتے تھے اور یہ امریکہ میں ممکن ہے۔ سال 2008ء میں بھی ۴ خاندانوں کو امریکہ میں پناہ ملی جبکہ ۱۳ درخواستیں نا منظور ہوئیں۔ امریکہ میں ایسے بچوں کی تعداد بیس لاکھ ہے جو گھر پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

جرمن وزیر خارجہ مسٹر ویسٹر ویلے Westerwelle کی تجویز کے مطابق افغانستان سے جرمن فوجیوں کی واپسی 2011ء میں شروع ہو جائے گی اور 2014ء تک تمام جرمن فوجی اپنے وطن واپس آ جائیں گے۔ اس سلسلہ میں حال ہی میں جرمن پارلیمنٹ میں بحث کے دوران اپوزیشن پارٹی SPD نے بھی اس تجویز کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

ملازم پر ظلم

جرمنی کے شہر Stralsund کی ایک

باقی صفحہ ۲ پر